السنّة النبوية وعلومها
www.sunnah.global

میرے یہ دونوں نعلین (بطور نشانی) کے لے جاؤ اورجو شخص تمہیں باغ کے باہر دل کے یقین کے ساتھ ’’لا إله إلا الله‘‘ کہتا ہوا ملے اسے جنت کی بشارت دے دو.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے اردگرد ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے، ہمارے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے، اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان سے اٹھ کر چلے گئے اور دیر تک ہمارے پاس تشریف نہ لائے۔ تو ،ہم ڈر گئے کہ ہماری غیر موجودگی میں آپ کو قتل نہ کر دیا گیا ہو۔ اس لیے ہم گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور میں سب سے پہلے گھبرانے والا تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا، یہاں تک کہ میں انصار کے قبیلہ بنو نجار کے باغ تک پہنچ گیا۔ میں اسکے چاروں طرف گھوما کہ مجھے کوئی دروازہ مل جائے مگر مجھے کوئی دروازہ نہ ملا۔ اتفاقاً ایک چھوٹا سا نالہ دکھائی دیا جو ایک بیرونی کنویں سے باغ کے اندر جارہا تھا - ربیع چھوٹے سے نالے کو کہتے ہیں -، میں اسی نالے میں سمٹ کر داخل ہوا اور آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :”ابوہریرہ؟“ میں نے عرض کیا :جی ہاں، اے اللہ کے رسول ﷺ! فرمایا: ”کیا بات ہے؟“ میں نے عرض کیا کہ آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے اور اچانک اٹھ کر چلے گئے اور ہمارے پاس واپس آنے میں آپ کو دیر ہوگئی تو ہمیں ڈر محسوس ہوا کہ کہیں ہماری غیر موجودگی میں آپ کو قتل نہ کر دیا گیا ہو۔ اس لیے ہم گھبرا اٹھے۔ گھبرانے والوں میں سب سے پہلا آدمی میں تھا۔ اس لیے (تلاش کرتے ہوئے) میں اس باغ تک پہنچ گیا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر (نالے کے راستے سے) اندر آگیا اور لوگ میرے پیچھے ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے نعلین مبارک مجھے دے کر فرمایا :”اے ابو ہریرہ! میری یہ دونوں جوتیاں (بطور نشانی) لے کے جاؤ اور اس باغ کے باہر جو بھی ملے، جو دل کے یقین کے ساتھ لا الٰہ الّا اللہ کی گواہی دیتا ہو تو اسے جنت کی بشارت دے دو۔ اور پوری حدیث ذکر کی۔

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔]

نبی ﷺ اپنے بعض اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے۔مجلس میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ اچانک رسول اللہ ﷺ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے اور دیر تک تشریف نہ لائے۔ صحابہ کرام کو خوف لاحق ہوا کہ کہیں ان کی غیر موجودگی میں کسی نے آپ کو پکڑ نہ لیا ہو اور آپ کو تکلیف پہونچی ہو،کیونکہ آپ ﷺ منافقوں اور دوسرے اسلام کے دشمنوں کی آنکھوں میں کھٹکتے تھے۔ اس لیے صحابہ کرام گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے، سب سے پہلے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو گھبراہٹ ہوئی، (وہ رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے) یہاں تک کہ بنو نجار کے باغ تک پہنچ گئے اور اس کا چکر لگانے لگے تاکہ کوئی دروازہ کھلا ہوا پاجائیں مگر انھیں نہیں ملا۔ لیکن انہوں نے پانی کے داخل ہونے کے لیے دیوار میں ایک چھوٹا سا راستہ کھلا ہوا پایا تو اپنے جسم کو سمیٹ کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ نبی ﷺ کو وہاں پر موجود پایا۔ آپ ﷺ نے ان سے کہا”ابو ہریرہ؟“، انہوں نے عرض کیا جی ہاں، تو آپ ﷺ نے انھیں اپنی جوتیاں دیں جو اس بات کی علامت اور نشانی کے طور پر تھی کہ ابو ہریرہ جو خبر دینے والے ہیں وہ اس میں سچے ہیں، اور فرمایا ”میری یہ دونوں جوتیاں لےجاؤ اور اس باغ کے باہر جو بھی ملے، جو دل کے یقین کے ساتھ لا الٰہ الّا اللہ کی گواہی دیتا ہو تو اسے جنت کی بشارت دے دو‘‘ کیونکہ سچے دل سے اس کلمے کی گواہی دینے والا ضرور اللہ کے احکام کی بجا آوری کرے گا اور اللہ کی منع کردہ چیزوں سے بچے گا۔ اس لیے کہ اس کا معننی ہے کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود برحق نہیں۔ جب اس عظیم الشان کلمہ کا یہ معنیٰ ہے تو ہر صورت میں وہ شخص اللہ عزوجل ہی کی عبادت کرے گا جس کا کوئی شریک وساجھی نہیں۔ لیکن وہ شخص جو صرف زبان سے اس کلمہ کی ادائیگی کرتا ہے اور سچے دل سے اس پر یقین نہیں رکھتا، تو

اسے اس سے کوئی فائدہ نہیں ملے گا۔

https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/10094